رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ
الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۲ | مورخہ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۷ جون ۱۹۳۵ء | نمبر ۲۰۱

مسلمانوں کے سیاسی حقوق کے دشمن مسلمان

انڈیا بل کی دفعہ ۲۹۹ اور احرار

ایسے وقت میں جبکہ ہندوستان کا سیاسی مستقبل زیر بحث ہے اور ہر قوم اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ ضروری تھا۔ کہ مسلمان بھی اپنی ساری توجہ ادھر مبذول رکھتے لیکن وہ لوگ جو مسلمان کہلا کر ہمیشہ سے مسلمانوں کو نقصان پہونچانے اور ان کے حقوق تباہ کرنے کے لئے دوسروں کے آلۂ کار بنے رہے ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو آپس میں اُلجھا کر ان کی توجہ خانہ جنگی کی طرف پھیر دی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ فرقہ وارانہ فیصلہ کے وہ معمولی سے حقوق جو تمام مسلمانوں نے اپنی متحدہ جدوجہد سے بمشکل حاصل کئے تھے۔ وہ بھی معرض خطر میں پڑ گئے۔ اور انڈیا بل میں ایک ایسی دفعہ رکھ دی گئی ہے۔ جس کے رُو سے حکومت کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ جب چاہے پارلیمنٹ کی منظوری حاصل کئے بغیر۔ اور مسلمانوں کی رائے معلوم کئے بغیر انتخاب جُداگانہ کو اڑا کر مخلوط انتخاب جاری کر دے۔

اس سے مسلمانوں میں بے حد تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ کیونکہ اس دفعہ کے رُو سے فرقہ وارانہ فیصلہ کا قیام محض ان جماعتوں کے رحم پر رہ گیا۔ جو ابتدا ہی سے اس کی مخالف ہیں۔ حالانکہ مسلمان بحالات موجودہ اپنی سیاسی زندگی اور موت کا انحصار طریق انتخاب پر سمجھتے ہیں۔ مسلمان یا تو سوئے رہے یا آپس میں لڑتے جھگڑتے رہے۔ کہ یہ دفعہ ہاؤس آف کامنز میں پاس ہو گئی۔ اور اب صرف اتنی سی امید باقی ہے کہ اگر مسلمان متفقہ طور پر اس کے خلاف آواز اٹھائیں۔ تو ممکن ہے۔ ہوس آف لارڈز میں سابقہ دفعہ بحال ہو سکے گو بظاہر حالات یہ بہت مشکل نظر آتا ہے۔ کیونکہ ایک طرف تو وہ طاقتیں سرگرم عمل ہیں جو جداگانہ انتخاب کی بجائے مخلوط انتخاب جاری کرنے پر زور دے رہی ہیں۔ اور جن کی حکومت سے ناچاقی اور کشمکش کی وجہ اب صرف یہ رہ گئی ہے۔ کہ اس نے تھوڑے سے عرصہ کے لئے جداگانہ انتخاب رائج کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اور دوسری طرف وہ لوگ مسلمانوں کو اپنے سیاسی مستقبل سے غافل رہنے اور آنے والے خطرات سے آنکھیں بند کر لینے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ جو کہلاتے تو مسلمان ہیں۔ لیکن غیروں کے ہاتھوں میں بکے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ایسے وقت میں جبکہ مسلمانوں کے حساس اور دور اندیش طبقہ اور تمام اسلامی پریس میں انڈیا بل کی اس دفعہ نے سخت تشویش پیدا کر رکھی ہے۔ اور اس کا اظہار بڑے زور کے ساتھ کیا جا رہا ہے آٹھ کروڑ مسلمانانِ ہند کی نمائندگی کا دعویدار اخبار "زمیندار" یہ کہہ رہا ہے کہ "ہمارے نزدیک یہ خطرہ اتنا بڑا نہیں جتنا مسلمانوں کے یہ خود ساختہ رہنما ظاہر کر رہے ہیں" اور اس کی وجہ یہ بیان کرتا ہے۔ کہ

"انڈیا بل کی کوئی دفعہ کمیونل ایوارڈ کی کسی شق کی ناسخ نہیں ہو سکتی۔ جب کمیونل اوارڈ کی رُو سے جداگانہ انتخاب دس سال کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے تو پھر کیسے ممکن ہے۔ کہ اس دفعہ کے ماتحت اسے کل ہی انتخاب مخلوط سے بدل دیا جائے"

مگر صاف بات ہے۔ کہ اگر دس سال تک جداگانہ انتخاب میں تبدیلی ناممکن ہے تو پھر انڈیا بل میں دفعہ ۲۹۹ کے اضافہ کی ضرورت ہی کیا رہ جاتی ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ اس دفعہ کے پاس ہو جانے کے بعد جلد سے جلد اسے عمل میں لانے کی کوشش کی جائے گی۔ اور ہندو پریس نے تو ابھی سے ہندو مہاسبھا۔ اور دوسری سیاسی انجمنوں کو تحریک شروع کر دی ہے کہ جونہی پنجاب کی اسمبلی کام شروع کرے وہ ایسی زمین تیار کر لیں۔ کہ کثرت آراء سے مخلوط انتخاب کی تجویز اسمبلی میں پاس ہو جائے۔ اس کے بعد کا کام آرڈر ان کونسل کے ذریعہ سے انجام پا جائے گا۔ اور مخلوط انتخاب رائج ہو جائے گا۔

ان حالات میں اس دفعہ کی مضرتوں اور نقصان رسانیوں سے مسلمانوں کو غفلت میں رکھنا انہیں سیاسی طور پر تباہ کرنے کے مترادف ہے۔ لیکن اس کا بیڑا ان لوگوں نے اٹھایا ہے۔ جو احرار کہلاتے۔ اور مسلمانانِ ہند کے راہنما بنے پھرتے ہیں۔ ایک طرف ان کی اس روش کو دیکھئے اور دوسری طرف اس خوف و ہراس پر نظر کیجئے۔ جو اس دفعہ نے مسلمانوں میں پیدا کر دیا ہے۔ اور جس کا وہ مختلف رنگوں میں اظہار کر رہے ہیں تو صاف نظر آتا ہے۔ کہ احرار مسلمانوں کے ساتھ دوستی کے لباس میں بدترین دشمنی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اور ان کی خواہش ہے۔ کہ جداگانہ انتخاب جلد سے جلد اڑا دیا جائے۔ تاکہ وہ ایک طرف تو اپنے غیر مسلم آقاؤں سے اپنے اس کارنامہ کا منہ مانگا انعام حاصل کر سکیں اور دوسری طرف ان کے سہارے کونسلوں میں داخل ہو کر مسلمانوں کے گلے پر چھری چلاتے ہوئے طلب زر کی مستقل صورت پیدا کر سکیں۔

فروغِ احمدیت

از چودہری عبدالرشید صاحب بی۔ اے

نظر افروز اسرائیل ہے قندیل فارانی
اٹھا مشرق سے حریت کا غوغا دور نو آیا
مسیحا آہی پہنچے سن کے چرچا نالۂ دل کا
خزاں رخصت ہوئی صحنِ چمن سے عہد گل آیا
مراسم عشق کے بدلے تو اندازِ جنوں بدلا
تدبر کا سبق دینے لگا پھر ایشیا سب کو
اولوالعزمانِ ملت بارہا پہنچے ثریا تک
مگر اب لشکر اسلامیاں خنجر بکف نکلے
سنوارے سے عصائے کرا ٹھیگا کوئی شیر افگن
ہزاروں آفتابِ معرفت ایسیں نظر آئیں
بنایا ہے مجھے رضواں نے سنگ عرش اعلیٰ سے
سپاہ اہرمن سے اہل ایماں ڈر نہیں سکتے

چراغ انجمن نکلا حریف شمع رہبانی
سلاسل توڑ دو آزاد ہوں مغرب کے زندانی
بہت کام آئی بیمارِ محبت کی گراں جانی
جنوں انگیز بلبل ہے تبسم کی فراوانی
چلے آبادیوں کی سمت صدیوں کے بیابانی
مٹی دنیا سے یاد پارینہ سیاست کی ہوس رانی
ہوئے ہیں چشم گردوں کے لئے سامان حیرانی
ہوا کسریٰ کا استبداد معیارِ جہانبانی
کیا ساقی نے افشاء بزم پر یہ رازِ پنہانی
نگاہِ پاک بیں دیکھے اگر ذرے کی پیشانی
امین دیں ہے گا دودمانِ فخر سلمانی
امیر المومنین محمود ہے سالارِ یزدانی

امامت کے لئے فضلِ عمر تشریف لاتے ہیں
کھڑی ہو قبلہ رو صف باندھ کر سب نوعِ انسانی

ریویو انگریزی کے متعلق ضروری گزارش

موجودہ فتنہ کے انسداد کا جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے سب سے آسان لیکن نہایت مفید علاج یہ ہے۔ کہ احمدیہ لٹریچر کی کثرت کے ساتھ اشاعت کی جائے۔ اس لئے دوستوں کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ اپنے حلقۂ اثر میں انگریزی ریویو کے لئے خریدار پیدا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ اور اپنے علاقہ کے سرکاری افسروں اور دیگر معزز لوگوں کے پتے دفتر ہذا میں بھیجیں۔ تاکہ ان کو رسالہ کی خریداری کی تحریک کی جا سکے۔

اس سلسلہ میں برادرم مکرم میاں محمد عبداللہ خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے ہمیں مبلغ ایک سو روپیہ سندھ کے پچیس معززین کے نام ریویو آف ریلیجنز جاری کرنے کے لئے عطا فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ امید ہے دوسرے دوست بھی ان کی قابلِ قدر مثال کی تقلید کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔ منیجر ریویو آف ریلیجنز انگریزی

خریدارانِ الحکم کو اطلاع

۱۴ جون کے الحکم میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ ۲۱ اور ۲۸ جون کا الحکم اکٹھا شائع کیا جائیگا۔ اور اس میں خدا تعالےٰ کی اس قہری تجلی کے مفصل حالات جمع کر دیئے جائیں گے۔ جو کوئٹہ میں ظاہر ہوئی۔ بعد میں بعض دوستوں کے مشورے سے یہ قرار پایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زلزلوں کے متعلق تحریریں اور پھر زلزلہ کانگڑہ اور زلزلہ بہار اور کوئٹہ کے حالات کو جمع کر دیا جائے۔ تاکہ ایک مفید تبلیغی مجموعہ تیار ہو جائے۔ چنانچہ جب اس کے مطابق کاپیاں لکھی جانے لگیں۔ تو معلوم ہوا کہ یہ مجموعہ ۴۸ صفحوں سے بڑھ جائیگا۔ اس لئے مجبوراً الحکم کے تیسرے نمبر کے صفحات بھی اس زلزلہ نمبر کے ساتھ ایزاد کرنے پڑے ہیں۔ اس طرح یہ پرچہ ۲۸ کی بجائے ۷ر جولائی کو شائع ہوگا۔ خریداران الحکم کی آگاہی کے لئے بذریعہ اخبار الفضل یہ نوٹ شائع کر رہا ہوں۔ خریداران اخبار کو سوائے تاخیر کے اور کسی قسم کی کمی نہیں رہے گی۔ اگر کوئی

اخبارِ احمدیہ

تبلیغی ٹریکٹوں کی ضرورت

مکرمی عبدالرحیم صاحب کلرک دفتر ...
P. O. el. District Jalapaiguri (Darjeeling) کو ان تبلیغی ٹریکٹوں کی ضرورت ہے۔ جو گذشتہ چھ سات ماہ میں شائع ہوئے ہیں۔ اگر کسی جماعت یا دوست کے پاس ایسے ٹریکٹ ہوں۔ تو وہ مہربانی فرما کر پچاس کاپیاں صاحب موصوف کو بذریعہ خط و کتابت دریافت فرما کر مفت یا قیمتاً روانہ فرمائیں۔ نظارت ہذا کی طرف سے ٹریکٹ نمبر ۳ اور ۱۰ انہیں بھیجے گئے ہیں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

امتحانات میں کامیابی

ستار بخش صاحب اسلامیہ کالج پشاور اور بشیر احمد صاحب پسر خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ایم۔ اے کے امتحان میں۔ عبدالرحمن خانصاحب خلف شیخ محمد عبدالرشید صاحب تاجر بٹالہ بی کام میں۔ چودہری اللہ داد خان صاحب احمدی لہری ضلع جہلم اور ممتاز احمد صاحب ابن غلام احمد صاحب سب انسپکٹر شدمالی ریاست بہاولپور ایف اے کے امتحان میں کامیاب ہوئے۔

سلور جوبلی میڈل

کوارٹر ماسٹر حوالدار عبدالوہاب صاحب ۱۱/۱۱ پنجاب رجمنٹ (احمدیہ ٹیریٹوریل کمپنی) اور ایڈجوٹنٹ جمعدار شیر محمد صاحب T. 22. کمپنی پشاور کو حسن خدمات کے صلہ میں سلور جوبلی میڈل ملا ہے۔

تلاش

حیات محمد ولد عمر دین صاحب جٹ گل۔ ساکن کوٹ کوڑا تحصیل و ضلع سیالکوٹ عرصہ سات ماہ سے لاپتہ ہیں۔ ماہ نومبر میں وہ کوئٹہ تھے۔ اب معلوم نہیں کہاں ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو۔ یا خود ان تک میرا یہ اعلان پہنچ جائے۔ تو از راہ کرم فوراً مطلع فرمائیں کیونکہ ان کے گھر میں اور احباب جماعت میں سخت تشویش ہے۔ سندھ اور زاہدان کے دوست خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ خاکسار عبدالوہاب احمدی قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا عزیز مسمی ... بعارضہ تپ محرقہ بیمار ہے۔ احمدی حضرات درد دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کو صحت عطا فرمائے۔ خاکسار احمد الدین سکرٹری انجمن احمدیہ بارموسے

(۲) بندہ کی چھوٹی لڑکی امۃ اللہ مبارک بوجہ جل جانے کے سخت تکلیف میں ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار ڈاکٹر محمد اشرف ضلع جہلم

اعلان نکاح

۲۱ر جون کرامت اللہ خان صاحب ڈرائنگ ماسٹر ولد چودہری عبدالحکیم خان صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈگنیش ضلع جہلم کا نکاح زبیدہ بیگم بنت مولوی عبدالمغنی صاحب کے ساتھ بعوض مہر ۵۰۰ روپے صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ فریقین کے لئے یہ تعلق بابرکت کرے آمین۔ خاکسار عنایت اللہ خان افغان

ولادت

(۱) خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے مجھے ایک اور بچہ دیا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے رفیق احمد رکھا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ بچہ کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین۔ متقی اور دیندار بنائے۔ نیز اس کی والدہ بیمار ہے۔ اس کی صحت کیلئے بھی احباب دعا کریں۔ خاکسار محمد الدین سکرٹری تہال

(۲) ۲۰ر جون غلام احمد صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ مظفر گڑھ کے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ احباب عزیز کی عمر درازی اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار رحیم بخش قادیان

قاتلانہ حملہ کرنے والا احراری عدالت میں

جناب قاضی محمد یوسف صاحب پر قاتلانہ حملہ کرنے والے احراری کے مقدمہ میں ۲۴ر جون وکلاء کی بحث ہوئی۔ اور ڈپٹی مجسٹریٹ صاحب نے بحث سننے کے بعد ۲۷ر جون کے لئے فیصلہ کی تاریخ مقرر کی۔

رسالت مآب خاتم النبیّین صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کون کر رہا ہے؟

یہ حقیقت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اور آپ کی اتباع میں جماعت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بصدق دل خاتم النبیین یقین کرتی ہے اور کوئی شخص اس وقت تک سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کا دل اور زبان سے اقرار نہ کرے:۔

لیکن باوجود اس کے ہمارے مخالفین عموماً۔ اور اخبار "زمیندار" اور "احسان" خصوصاً ہمارے خلاف یہ ناپاک پروپیگنڈا کر رہے۔ اور مسلمانوں کی بے علمی اور مذہبی بے خبری سے فائدہ اٹھا کر عوام کو یہ کہکر بھڑکا رہے ہیں۔ کہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے اور حضورؐ کے بعد ایک نبی کے قائل و مصدق ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کر رہے ہیں۔

حضور خواجۂ دوجہاں صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات قدسی صفات سے جو محبت و عشق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو تھا۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے کوئی شخص جسے مبدء فیاض سے بصارت کے ساتھ بصیرت بھی عطا ہوئی ہے۔ ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کر سکتا۔ کہ آپ اور آپکے پیرو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کر سکتے ہیں۔ اہل انصاف غور فرمائیں۔ کیا مندرجہ ذیل اشعار کہنے والا حضور کی توہین کا ارتکاب کر سکتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

خدا خود سوزد آں کرم دنی را
کہ باشد از عدوان محمدؐ

سرے دارم فدائے خاک احمدؐ
دلم ہر وقت قربان محمدؐ

بسے سہل است از دنیا بریدن
بیاد حسن و احسان محمدؐ

بدیگر دلبرے کارے ندارم
کہ ہستم کشتۂ آن محمدؐ

اے بھائیو! اور رب کعبہ کے پرستارو تم ہمارے دشمنوں کی باتوں پر اعتبار مت کرو۔ کیونکہ وہ ہماری اچھی سے اچھی بات کو بھی برے رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ اس لئے ہر طالب حق کا فرض ہے۔ کہ ہماری باتیں بھی سنے۔ اور صحیح بات معلوم کرنے کی کوشش کرے۔ پس اچھی طرح سن لو۔ کہ بانی سلسلۂ عالیہ احمدیہ کو ایسی نبوت کا ہرگز دعوےٰ نہیں۔ جو قرآن مجید۔ اور احادیث نبوی کے مخالف ہو۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعوےٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا۔ اور جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا۔ اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں۔ اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔ سو یہ الزام صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ایسا دعوئے نبوت میرے نزدیک کفر ہے۔ اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ سے یہی لکھتا آیا ہوں۔ کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعوےٰ نہیں۔ اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے .... جس بنا پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں۔ وہ صرف اس قدر ہے۔ کہ میں خدا تعالےٰ کی ہم کلامی سے مشرف ہوں۔ اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا۔ اور کلام کرتا ہے .... میں ان معنوں سے نبی نہیں ہوں۔ کہ گویا میں اسلام سے اپنے تئیں الگ کرتا ہوں یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہوں۔ میری گردن اس جوئے کے نیچے ہے۔ جو قرآن شریف نے پیش کیا ہے۔ اور کسی کی مجال نہیں۔ کہ ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے"۔ (آپ کا آخری مکتوب جو اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں شائع ہوا)

پھر فرماتے ہیں:۔

"لعنت ہے اس شخص پر جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فیض سے علیحدہ ہو کر نبوت کا دعوےٰ کرے۔ مگر یہ نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی کی نبوت ہے۔ نہ کوئی نئی نبوت۔ اور اس کا مقصد بھی یہی ہے۔ کہ اسلام کی حقانیت دنیا پر ظاہر کی جائے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سچائی دکھلائی جائے"! (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۵)

اے دوستو! اور انصاف پسند بھائیو! یہ ایسی نبوت ہے۔ جس کے دیئے جانے کا وعدہ مومنوں سے رحمان خدا نے قرآن مجید میں کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیّین والصدّیقین والشھداء والصالحین (نساء ع ۹) یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اس عالی مرتبہ کے نبی ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کی۔ اور آپ کی اطاعت کرنے والے ان لوگوں میں سے ہونگے جن پر اللہ کا انعام ہوا۔ یعنی نبی صدیق شہید اور صالح۔ یعنی کوئی ایسا انعام نہیں۔ جو کسی وقت خدا نے نسل انسانی پر کیا ہو۔ اور آئندہ سیّد المرسلین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اتباع اور پیروی کی برکت سے نہ مل سکے۔ یہاں پر مع کے معنے اگر محض ساتھ ہونے کے کئے جائیں۔ تو غلط ہونگے۔ کیونکہ مع کا لفظ الذین انعم اللّٰہ علیھم سے متعلق ہے۔ اس لئے یہ معنی کرنے پڑیں گے کہ خدا۔ اور رسول کی سچی اطاعت کرنے والے ان لوگوں کے ساتھ ہونگے۔ جن پر خدا کا انعام ہوا۔ لیکن ان مقدس لوگوں کے انعام میں سے کچھ حصہ نہیں لیں گے۔ مگر کوئی سچا مومن ایسے معنے نہیں کرے گا جس سے خدائے منعم کی انعام بخش ذات پر بخل کا الزام عائد ہو:۔

اگر رحمۃ للعالمین کے بعد خدا تعالےٰ نے نعمت نبوت کا دروازہ بالکل بند کر دیا ہوتا۔ تو جہاں خدا کی ذات پر بخل کا الزام عائد ہوتا۔ وہاں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رحمۃ للعالمینی پر بھی حرف آتا۔ (معاذ اللہ) اور اگر واقعی طور پر باب نبوت مسدود ہوتا۔ اور امتی نبی کا آنا بھی ممنوع ہوتا۔ تو اللہ تعالےٰ دنیا میں کبھی وہ حالات پیدا نہ کرتا۔ جو نبی کی بعثت۔ اور مصلح کی آمد کا باعث ہوتے ہیں۔ جن میں سے ایک باعث دنیا میں فساد کا ظہور ہے۔ جیسا کہ آیت ظھر الفساد فی البر والبحر (روم) سے ظاہر ہے۔ اور ایک اختلاف کا ظہور ہے۔ جیسا کہ آیت لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ (بقرہ) سے عیاں ہے۔ اور سب جانتے ہیں۔ کہ علم قرآن کے اٹھائے جانے۔ اور ایمان کے دلوں سے پرواز کر جانے۔ اور فتنۂ دجال وغیرہ کے ظہور پذیر ہونے کی بابت جناب سرور دو عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پہلے سے خبر دے چکے ہیں۔ اور فرما چکے ہیں۔ کہ بنی اسرائیل ۷۲۔ فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے مگر میری امت ۷۳۔ فرقوں میں منقسم ہو جائیگی۔

پس جب یہ تمام باتیں جو نبی کی آمد کا باعث ہوا کرتی ہیں۔ اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں موجود ہیں۔ تو کوئی صاحب عقل سلیم کیونکر مان سکتا ہے۔ کہ ان فسادات کی اصلاح کے لئے کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ کیا کوئی تسلیم کر سکتا ہے۔ کہ زہر تو پیدا ہو جائے۔ مگر تریاق نہ ہو۔ امت کے متعلق خبر دی جائے۔ کہ یہود کی مثیل ہو جائیگی۔ اگر یہود میں سے کسی نے اپنی ماں سے زنا کیا ہوگا۔ تو اس امت میں بھی ایسے لوگ ہوں گے۔ جو اپنی ماں سے بدکاری کریں گے۔ اے اسلام کا درد رکھنے والے دوستو! کیا تمہارے لئے جو اپنے آپ کو خیر امت گردانتے ہو۔ یہ فخر کی بات ہے۔ کہ یہود کی تمام برائیوں کے تو وارث بنو۔ مگر جو نعمتیں خدا کی طرف سے یہود کو ملیں۔ ان سے تم قطعی محروم رہو۔ کیا یہی خیر امت کی نشانی ہے:۔

پس یہ خیال کرنا کہ یہود کی تمام برائیوں سے خیر امت حصہ لے گی۔ لیکن یہود پر جو انعامات خدا نے کئے تھے۔ ان سے یہ امت محروم رہے گی۔ سراسر ناپاک خیال ہے۔ اس کو اپنے دلوں سے نکال دو۔ خدا نے اپنے فضل و انعام کا امت محمدیہ کے لئے ہرگز دروازہ بند نہیں کیا ؛

دنیا کے تمام مسلمان اور ہمارے اشد ترین مخالف احرار بھی مانتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امت کی اصلاح کے لئے ایک نبی آئے گا۔ (ملاحظہ ہو حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۴ اور صفحہ ۴۳۱ پر امام جلال الدین سیوطی کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ مسیح نبی ہو کر نہیں آئیں گے۔ وہ پکا کافر ہے۔) پس حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایک نبی کے آنے کے تو دونوں فریق قائل ہیں۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ ہم (احمدی) کہتے ہیں۔ کہ کسی پہلے نبی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آنا ختم نبوت کے منافی ہے۔ کیونکہ اس کی نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کا نتیجہ نہیں۔ اس لئے اس سے ختم نبوت ٹوٹتی ہے۔ مگر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے نبی ہونے سے ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ کیونکہ آپ کی نبوت کوئی الگ چیز نہیں بلکہ حضرت سید المرسلین کے روحانی فیض کا ایک کرشمہ اور زندہ معجزہ ہے۔ کہ حضور کی پیروی میں انسان نبوت جیسی نعمت بھی حاصل کر سکتا ہے۔ پس حضورؐ کے زندہ نبی اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا یہ ایک ثبوت ہے۔ اور اس سے حضورؐ کی علو شان کا اظہار ہوتا ہے۔ کسر شان نہیں ہوتی ؛

لیکن ہمارے مخالفین احرار و علماء دیوبند وغیرہ کے عقیدہ کی رو سے لازم آتا ہے۔ کہ امت محمدیہ اصلاح کے لئے ایک نبی کی تو محتاج ہے۔ لیکن چونکہ وہ نعمت وحی و نبوت سے محروم ہو چکی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنی ہمکلامی کا شرف اس سے سلب کر لیا ہے۔ اس لئے اب اس کا کوئی بڑے سے بڑا فرد بھی نبی نہیں بن سکتا۔ اور نبیوں کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزندوں میں کوئی اس قابل نہیں۔ کہ اسے اس مبارک عہدہ پر فائز کیا جائے۔ اس لئے ایک اسرائیلی نبی امت کی اصلاح کے لئے آئیگا انا للہ۔ اس خیر امت میں ۳۰ کے قریب دجال کذاب تو پیدا ہو سکتے ہیں۔ مگر نبی نہیں ہو سکتا ؎

بریں عقل و دانش بباید گریست

عزیز بھائیو! سوچو اور غور کرو کہ کیا اس میں حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صریح ہتک اور امت محمدیہ کی صاف توہین نہیں۔ کہ قائد المرسلین خاتم النبیین کی امت اپنی اصلاح کے لئے ایک اسرائیلی نبی کی محتاج ہو۔ کیا تمہاری ایمانی غیرت گوارا کرتی ہے۔ کہ سید الانبیاء سرور کائنات کی تاثیر روحانی کو اس قدر کمزور تصور کیا جائے۔ کہ جب حضور کی اولاد روحانی یعنی امت محمدیہ اصلاح کی محتاج ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ ایک اسرائیلی نبی بھیجے گا۔ اور آپ کی روحانی اولاد میں سے کوئی اس قابل نہ ہوگا۔ کہ اسے نبوت کے مقام پر کھڑا کیا جائے۔ اور امت کی اصلاح کا کام لیا جائے ؛

دیکھو یہود نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار اس لئے کیا۔ کہ حضورؐ ان کی قوم بنی اسرائیل میں سے نہ تھے۔ بلکہ بنی اسمٰعیل میں سے تھے۔ انہوں نے اس بات کو اپنی قوم کی ہتک سمجھا۔ کہ ان کی قوم میں سے نبی مبعوث نہیں ہوا لیکن جب تمہارا مصلح مسیح موعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد و امامکم منکم کے مطابق تم میں سے آیا۔ تو تم نے اس کا اس لئے انکار کر دیا۔ کہ وہ کیوں بنی اسرائیل میں سے نہیں آیا۔ پس تم خیر امت ہو کر اپنے آپ کو اتنا ذلیل اور حقیر مت خیال کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو مسیح اور نبی نہیں بنا سکتا۔ ایسا خیال خود داری کے منافی ہے۔ اور پست ہمتی کا ثبوت۔ کسی نے خوب کہا ہے ؎

ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق
باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو

ہمارے لئے اس سے بڑھ کر کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ کہ جس مبارک نبی کی طرف ہم منسوب ہوتے ہیں۔ اس کا ایک روحانی شاگرد اور قابل فرزند وقت پر ہماری اصلاح کے لئے خدا کی طرف سے مسیح اور نبی بنا کر بھیجا جائے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ رب العالمین خدا نے اپنے رسول پاک محمد مصطفےٰ کی برتری اور تمام انبیاء پر حضور کی فوقیت ظاہر کرنے کے لئے ایسا ہی کیا۔ اور ضرور تھا۔ کہ ایسا ہی ہوتا۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ عظیم الشان نبی اور مملکت روحانی کے بے نظیر سلطان اور صاحب اقتدار شہنشاہ ہیں۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور حضور صرف نبی نہیں۔ بلکہ نبی الانبیاء اور ابو النبیین ہیں (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ یعنی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع انسان کو خدا کا محبوب بنا دیتی ہے۔ دوسرے مقام پر حضور کو خدا نے سراج منیر کا لقب عطا فرمایا ہے۔ یعنی ایسا منور سورج جو دوسروں کو روشن کرتا ہے ؛

پس حضور کے ایک امتی اور روحانی فرزند کا مسیح اور نبی ہونا حضور کے سراج منیر ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ سورج کے ساتھ ایک چاند کا ہونا ضروری ہے۔ جو اس کے فیض سے مستفیض ہو کر ضلالت کی اندھیری رات میں اپنی ٹھنڈی روشنی سے دنیا کو منور کرے ؛ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

(راقم جلال الدین شمس)
ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان دار الامان پنجاب

یہ مضمون بصورت ٹریکٹ نظارت دعوۃ و تبلیغ سے مل سکتا ہے۔ احباب منگا کر تقسیم کریں

بقایا داران سٹار ہوزری

بقایا داران سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ کو انفرادی طور پر یاد دہانیاں بھجوائی جا رہی ہیں۔ ایسے احباب جنہوں نے دوسری قسط بحساب ۳ روپیہ فی حصہ ادا نہیں کی۔ وہ جلد اپنی قسط بھیج دیں۔ بار بار یاد دہانی کرنے پر خواہ مخواہ کمپنی کو خرچ کرنا پڑتا ہے امید ہے کہ احباب ضرور اپنے بقایا جات صاف کر دیں گے ؛ منیجر وی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

پشاور کی ہولناک آتشزدگی

اور

عدوان احمدیت

منڈی بیری جہاں آگ لگی۔ احراریوں کے سرغنوں کا مرکز تھی۔ الٰہی بخش سابق سکرٹری جمعیۃ العلماء کی دو کان وہیں تھی۔ عبد الرحیم خلافتی اور دوسرے وہابیوں کی دو کانیں بھی وہاں تھیں۔ ان لوگوں نے ۲۶ مئی کو محض احمدیوں کی دلآزاری کے لئے چراغاں کیا۔ اور فونوگراف بجاتے رہے۔ انہی نوجوانوں میں سے ایک نے جس کا نام نصیر احمد ہے۔ مسجد احمدیہ میں گزشتہ اپریل میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر احراریوں سے مباحثہ ہوا۔ ایک احمدی کے مقابلہ پر مؤکد بعذاب حلف اٹھایا تھا۔ خدا تعالےٰ نے جھوٹی حلف کی سزا میں اس پر وہ تباہی نازل کی۔ جو عبرت انگیز ہے۔ پہلے اس کی لڑکی مر گئی۔ دوسرے دن اس کی چار منڈیاں اور عالیشان بلڈنگ جو تین منزلہ تھی۔ اور جس میں قالینوں کا سٹاک تھا جل کر راکھ ہو گئی۔ ۲۲ر جون اس کی نوجوان بیوی مر گئی آگ نے قریباً تمام مخالفین کو سزا دی ہے۔ مرزا عبد الغنی کا عالیشان مکان جو کئی ہزار روپیہ کی مالیت کا تھا جل گیا۔ یہ صاحب کئی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بدزبانی کر چکے تھے۔ عبد العزیز ندوی کا مکان بھی جو ایک دو روز میں تکمیل تک پہنچنے والا تھا جل گیا غرض وہ تمام لوگ جن پر اتمام حجت ہو چکی تھی۔ اس آتشزدگی سے تباہ ہو گئے ہیں مرزا یوسف علی صاحب احمدی کا مکان خدا تعالےٰ کے فضل سے بچ گیا۔ اور سامان بھی محفوظ رہا۔ صرف چند کرسیاں بعض لوگ اٹھا کر لے گئے ہیں۔ ان کے مکان تک دوسرے لوگوں کے مکانات گرا دیئے گئے۔ جنوب کی طرف موری محلہ سردار غلام حسین کے مکان کے عقب تک۔ اور مغرب کی طرف محلہ رام گنج بھی جل گیا ہے ؛ نامہ نگار

احبابِ سرحد کے نام ضروری پیغام

میرے عزیز بھائیو! خدا تعالیٰ کی تم پر سلامتی برکت اور رحمت نازل ہو۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ سنو اور گوشِ دل سے سنو۔ کہ اس وقت ہماری جماعت مخالفت کے ایک ایسے دور میں سے گذر رہی ہے۔ جو مومنوں کو مستحق جنت بنادے گی۔ اور منافقوں کو مستحقِ نار۔ کیونکہ مصائب اور تکالیف مومن کو کندن بنادیتی ہیں۔ وہ منافق کا نفاق ظاہر کردیتی ہیں۔ وہ عظیم الشان ہستی جسکا مبارک نام احمد ہے (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اسے ہم نے اس واسطے قبول کیا۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کا فرستادہ، صادق اور امین ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کا جلال قائم کرنے کی غرض سے ظاہر ہوا۔ اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان اقوامِ عالم میں بلند کرنے کی غرض سے مبعوث ہوا۔ وہ اس لئے دنیا میں مامور ہوا۔ کہ مسلمانوں نے جس قرآن مجید کو چھوڑ دیا تھا۔ اس کی تعلیم اور اشاعت کی غرض سے ایک حزب اللہ (جماعت احمدیہ) قائم کرے۔ اور زمین کے کناروں تک اسلام کو پہونچائے:

ہم نے اس کے مبارک ہاتھ پر از سرِ نو مسلمان ہونے کی بیعت کی ہے۔ تاکہ خود کام کے مسلمان بنیں اور اقوامِ عالم کو حقیقی مسلمان بنائیں۔ یہ وہ کام ہے جس کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا تھا۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر اور اس مبارک کام کی توفیق مسلمانوں کے سلاطین امراء، سجادہ نشین۔ سادات اور علماء سب کھو چکے تھے۔ یہ امانت صرف ہماری جماعت کے ہی سپرد کی گئی ہے۔ پس یہ وقت ہے۔ کہ اول ہم خود کام کے مسلمان بنیں۔ خود قرآن کریم سیکھیں۔ اور اس پر عمل کریں۔ اور دنیا کو دعوتِ اسلام دیں۔ اور جان و مال اس کے لئے قربان کردیں۔ تاہم نفس پرور نہ کہلائیں۔ بلکہ دین پرور بن جائیں نفس نے تو ہلاک ہوجاتا ہے۔ پھر کیوں نہ اسے خدا کی راہ میں قربان کیا جائے۔

احرار تو ان لوگوں کا گروہ ہے۔ جو اسلام کے زوال اور تباہی کا باعث ہیں۔ مگر ہم احمدی احیاءِ اسلام اور خدمت دین کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ پس آپ کو چاہیئے۔ کہ آپ کے بوڑھے جوان ہمت ہو کر خدمتِ دین کرنے لگ جائیں۔ اور تبلیغ و دعوت میں سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈریں۔ اور جوان غیر معمولی ہمت سے کام لیں۔ اور جوانمردی سے کام کریں۔ کہ یہ وقت آگے بڑھنے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا خاص وقت ہے۔

پس چندے باقاعدہ دو۔ مرکزی چندوں کے ساتھ مقامی چندوں کو باقاعدہ ادا کرو۔ تبلیغ احمدیت کے لئے تقریر و تحریر سے کام لو۔ اور مستعدی سے کام کرو۔ ایک دوسرے پر نکتہ چینی اور آپس میں آویزش ترک کردو۔ یہ وقت ایسا ہے۔ جبکہ دشمن گھر پر حملہ آور ہے۔ اگر گھر والے باہم برسرِ پیکار ہوں۔ تو گھر کی تباہی یقینی ہے۔ ایسی حالت میں جو موقعہ کی نزاکت کو نہیں سمجھتا۔ وہ درحقیقت احمدیت کی تعلیم اور اغراض سے بے خبر اور سلسلہ کی ترقی میں روک ہے جو عیوب غیر احمدی انجمنوں اور تنظیموں کو برباد کرچکے ہیں۔ ان سے پرہیز کرو۔ تاکہ خدا تعالیٰ تم کو ان انعامات سے جو اس ابتلاء کے بعد آنے والے ہیں محروم نہ کرے۔ اپنے سارے دن کی محنت کو دن کے آخری حصے میں برباد مت کرو۔ غفلت اور سستی چھوڑ دو۔ نامعقول عذرات ترک کرکے سیدھے سادے مجاہد بن جاؤ۔ اخلاص محبت اور ہمدردی سے لوگوں کو دعوت الی الحق دو۔ یہ کام کرنے کا وقت ہے۔ خدا تعالیٰ کے انعامات حاصل کرنے کا زمانہ ہے تہجد نماز باجماعت دعا اور اعمالِ صالحہ سے یہ میدان فتح کرو۔

خود مخلص احمدی بنو۔ اور اپنی اولاد کو احمدیت کی تعلیم اپنے قول و فعل سے دو۔ احمدیت کیا ہے ٹھیٹھ اسلام ہے۔ احرار کہتے ہیں۔ کہ تم مسلمان ہونے سے انکار کردو اور اشاعت اسلام ترک کردو۔ تو ہماری تمہارے ساتھ کوئی مخالفت نہیں۔ گویا جس نعمتِ عظمےٰ کو وہ کھو چکے ہیں۔ وہ قیمتی متاع تمہارے پاس بھی دیکھنا گوارا نہیں کرسکتے۔ پس تبلیغِ اسلام پر زور دو۔ کیونکہ یہی احمدیت کا اصل ہے۔

والسلام:۔

(خاکسار۔ قاضی محمد یوسف احمدی امیر جماعت ہائے احمدیہ سرحد)

مستونگ میں ایک احمدی خاندان زلزلہ کی زد سے کس طرح بچا

کوئٹہ کے ہولناک زلزلہ میں خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے افراد کو محض اپنے فضل و کرم سے جس غیر معمولی رنگ میں محفوظ رکھا۔ اس کی ایک مثال ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔ جو کسی اہتمام سے اخبار میں اشاعت کے لئے نہیں لکھی گئی۔ بلکہ سادگی کے ساتھ ایک پرائیویٹ خط میں بیان کی گئی ہے۔ اور اس خط سے ذیل میں درج کی جاتی ہے:۔

مستونگ میں برادرم عبد الرحمٰن مرحوم و مغفور کے سوا باقی سب افراد خاندان خدا کے فضل سے زندہ و سلامت رہے۔ عبد السلام و عبد القدس بھی کوئٹہ میں بچ گئے۔ یوں تو والدہ صاحبہ خواہرانم ہاجرہ اور خدیجہ بھی ملبے کے نیچے دب گئی تھیں۔ جن میں سے صالحہ نے والدہ صاحبہ اور ہاجرہ کو تو باہر نکال لیا۔ مگر خدیجہ کے باہر نکالنے میں وہ ناکام رہی۔ خدیجہ کو صبح کے قریب پولیٹیکل ایجنٹ صاحب قلات نے ملبے سے باہر نکالا۔ شکر کا مقام ہے۔ کہ چند ایک معمولی چوٹوں کے سوا خدیجہ کو اور کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ ہڈیاں وغیرہ سب سلامت رہیں۔ زلزلہ کی رات کو اتفاق سے والد محترم اور برادرم عبد الجلیل بھی کوئٹہ چلے گئے تھے۔ اور گھر میں مستورات کے سوا کوئی مرد نہیں تھا۔ اسلئے مستورات کو بہت مشکل کا سامنا ہوا۔ مکان سب کا سب گر کر زمین کے ساتھ مل گیا۔ سامان بستر وغیرہ سب نیچے دب گئے۔ قیامت کا عالم تھا۔ نفسانفسی پڑی ہوئی تھی۔ کوئی نہیں تھا۔ جو ان کی مدد کرتا۔ والدہ صاحبہ اور میری بہنوں نے ہر گذرنے والے شخص کی منت کی کہ وہ خواہرم خدیجہ کو ملبہ سے نکالے۔ مگر انکی کسی نے مدد نہ کی۔ ہمارے مستونگ والے محلہ میں ہمارے گھر کے سوا باقی جتنے افراد تھے۔ سب کے سب مر گئے۔ ان میں سے کوئی نہیں بچا۔ ہم پر اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل و رحم فرمایا۔ کہ خورد سال عزیز عبد الرحمٰن کے سوا باقی سب زندہ و سلامت نکل آئے۔ میں جب مستونگ گیا۔ اور وہاں کے مکانات کی حالت دیکھی تو حیران رہ گیا۔ اور تعجب کیا۔ کہ اس مکان میں سے افرادِ خاندان کس طرح اور کیونکر زندہ نکل آئے۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و رحم تھا۔ کہ اس نے معجزنما طریق پر سارے محلہ میں سے ہمارے افراد خاندان کو بچا لیا!

یکم جون ۱۹۳۵ء کو جب عبد الرحمٰن کی لاش برآمد ہوئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ جس طرح وہ شام کو سویا ہوا تھا۔ اسی حالت میں ہمیشہ کی نیند سو گیا۔ اس وقت چونکہ دکانیں اور دوکاندار سب تباہ ہو گئے تھے۔ اس لئے کفن نہ مل سکا۔ اس لئے چند ایک آدمیوں نے اُسے اسی حالت میں بغیر کفن اور غسل دینے کے دفن کردیا۔ اس زلزلے کے تیسرے دن میں مستونگ پہونچا۔ اور پھر عبد الرحمٰن کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

مستونگ کی تباہی کا یہ عالم ہے۔ کہ ایک سو پچاس ہندو دوکانداروں میں سے ایک سو بیس مر گئے۔ اور باقی جو بچے ہیں۔ وہ بھی زخمی اور بہت بُری حالت میں ہیں۔

کوئٹہ کی حالت اس سے بھی بدتر ہے۔ اس وقت کوئٹہ میں کوئی تین فٹ کی دیوار بھی قائم نہیں۔ اس وقت تک کوئٹہ شہر میں سرکاری طور پر اموات کی جو تعداد شائع ہوئی ہے۔ چھیالیس ہزار ہے۔ مگر میرے اپنے خیال کے بموجب یہ تعداد بہت کم بتلائی گئی ہے۔ اموات کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ اکثر خاندان ایسے ہیں۔ جن میں سے ایک فرد بھی زندہ نہیں بچا۔ بہت سارے یتیم خورد سال بچے ایسے رہ گئے ہیں۔ کہ وہ اپنے ماں باپ کا نام تک نہیں جانتے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ زلزلہ کا جھٹکا کچھ ایسا اچانک آیا۔ کہ کسی کو باہر نکلنے کا موقع نہیں ملا۔ اور تین سیکنڈ کے اندر اندر سارا شہر مٹی کا ڈھیر بن گیا۔

غرض اور کیا عرض کروں۔ اخبارات میں جو کچھ کوئٹہ کے متعلق لکھا گیا۔ اُسے اگر دس گنا بھی سمجھ لیں۔ تو بھی آپ اصل حقیقت اور مصیبت کا تصور نہیں کرسکتے:۔ والسلام (خاکسار عبد الحی)

اصلاح دیہات کا حقیقی محرک

مسٹر ایف ایل برین کے نام سے پنجاب کا بچہ بچہ واقف ہے آپ نے اصلاح دیہات کے متعلق جو کام انجام دیا ہے۔ اس سے آپ کی شہرت سارے ہندوستان میں پھیل گئی ہے آپ نے اس تحریک کو آج سے دس برس پیشتر گڑگاؤں کے دور افتادہ ضلع میں شروع کیا تھا۔ جہاں آپ ڈپٹی کمشنر تھے یہ ضلع خاص طور پر پس ماندہ تھا۔ اور وہاں دیہاتی اصلاح کے لئے حالات بڑے ناساز گار اور حوصلہ فرسا تھے۔ دیہاتی اصلاح کا کام کی ابتدا کرنے میں صاحب موصوف نے بڑی جرأت کا ثبوت دیا۔ مسلسل محنت پیہم شفقت اور استقلال سے آپ نے لوگوں کو اصلاح دیہات کی طرف مائل کیا۔ اور ضلع مذکور سے رخصت ہونے سے پیشتر آپ کا یہ دعویٰ برحق تھا۔ کہ اس ضلع میں ایک ایسی تحریک کی بنیاد دیں استوار ہو چکی ہیں جس کی اہمیت مستقبل قریب میں بالعموم تسلیم کی جائے گی۔

کمشنر محکمہ اصلاح دیہات

آپ نے گڑگاؤں میں جو تجربہ حاصل کیا تھا۔ اس سے بعد ازاں ضلع جہلم میں فائدہ اٹھایا گیا۔ اور مقامی حکومت آپ کے کام سے بہت خوش ہوئی حکومت مذکور نے محسوس کیا۔ کہ پنجاب بھر میں اس تحریک کو چلانا چاہیئے۔ لہذا اس نے مسٹر برین کو محکمہ اصلاح دیہات کا کمشنر مقرر کر دیا۔ اس نئی حیثیت میں آپ ان مختلف سرکاری محکمہ جات کی جو دیہات کی سود بہبود میں مصروف ہیں سرگرمیوں کو مربوط کر رہے ہیں۔ انہوں نے ایک لائحہ عمل مرتب کیا ہے جس کا ایک اچھا خاکہ کتاب موسومہ "اصلاح دیہات" میں درج ہے اس کتاب کو مفید عام پریس لاہور نے شائع کیا ہے۔ اصلاح دیہات کا کام اپنی نوعیت میں رضاکارانہ ہے اس میں کامیابی کی شرط یہ ہے۔ کہ لوگوں کو اپنے مواقع اور اپنے حالات سے پورا فائدہ اٹھانے کی غرض سے ترغیب دی جائے۔ اس میں سرکاری جبر اور دباؤ کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اس کی مستقل اور پائدار کامرانی کی شرط یہ ہے۔ کہ سارا پروگرام لوگوں کی مرضی پر مبنی ہو۔ مسٹر برین نے صوبہ کے نوجوانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس نہایت مفید خلائق کام میں شریک ہوں۔ جو ہماری شہری ترقی کی بنیاد ہے یہ ایک ایسی تحریک ہے جس میں سرکاری اور غیر سرکاری اصحاب مل کر مادر وطن کی خدمت کر سکتے ہیں۔

لائحہ عمل

دیہاتی اصلاح کا مقصد یہ ہے کہ دیہاتی زندگی کو بہ حیثیت مجموعی بہتر بنایا جائے۔ اور اس کے متعلق لائحہ عمل کے دائرہ میں دیہاتی زندگی کے اہم شعبہ جات شامل ہونے چاہئیں۔ قدرتی طور پر صحت کا مسئلہ بہت ضروری ہے اور توجہ کا محتاج ہے۔ اس کے ضروری جزو یہ ہیں۔ کہ ماحول کو بہتر بنایا جائے۔ صحت و صفائی کا معیار بلند کیا جائے۔ بہتر مکانات بنائے جائیں۔ موسمی وباؤں کا مقابلہ کیا جائے۔ تربیت یافتہ دائیوں کا انتظام کیا جائے۔ اس میں شک نہیں کہ ان کا دارومدار کسی قدر مادی فارغ البالی پر موقوف ہے اور پھر مادی فارغ البالی کے حصول کے طریقے یہ ہیں۔ کہ زراعت کے ترقی یافتہ طریقوں کو رائج کیا جائے عمدہ بیج استعمال کئے جائیں۔ فصلوں کو تباہ کرنے والے کیڑوں کا انسداد کیا جائے۔ اور مویشیوں کی نسل کو بہتر بنایا جائے۔ اس کے ساتھ ہی زیورات کے استعمال اور مختلف رسوم پر اسراف بے جا سے احتراز ضروری ہے دیہاتیوں کو کھلی ہوا میں تفریحی کھیلوں اور ورزشوں کا بھی عادی بنانا چاہیئے۔ مسٹر برین کی رائے میں سارے مسئلہ کا محور تعلیم نسواں ہے۔

کامیابی کی راہ

ان مقاصد کے حصول کا یہ ذریعہ ہے۔ کہ اس بارہ میں منضبط نشر و اشاعت سے کام لیا جائے۔ سکولوں کا معیار بہتر بنایا جائے۔ کھیل کود کے لئے میدان مہیا کئے جائیں۔ تفریح کے لئے پارک بنائے جائیں۔ صفائی پر زور دیا جائے باہمی ربط و ضبط کی جملہ صورتیں پیدا کی جائیں۔ امداد باہمی اور دیگر اصول کو رواج دیا جائے۔ ہر سرکاری ملازم ہر شہری اور دیہاتی رئیس ہر تعلیم یافتہ شخص مزدوروں کے آقا اور متمول زمیندار کی شرکت عمل اور ہمدردی حاصل کی جائے۔

مسٹر برین نے اس کتاب میں دیہاتی اصلاح کے متعلق زبردست اپیل کی ہے اور ان طریقوں کو سمجھا دیا ہے۔ جن پر عمل کرنے سے صوبہ ہذا میں دیہاتی زندگی کا معیار بلند ہو سکتا ہے۔ مسٹر برین کے اکثر و بیشتر مشورے نہ صرف پنجاب بلکہ سارے ہندوستان کے لئے کار آمد اور سبق آموز ہیں۔

تبلیغی ٹریکٹوں کے متعلق ضروری اعلان

نشر و اشاعت کے سلسلہ میں نظارت دعوت و تبلیغ ماہ جون میں دو ٹریکٹ "رسالتمآب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی کون ہتک کرتا ہے" اور "زلزلہ کوئٹہ کے متعلق ٹریکٹ گیارہ ہزار اور انتیس ہزار اس وقت تک ۱۰۵ جماعتوں کو بھیج چکی ہے۔ ان جماعتوں میں سے ۴۸ ایسی ہیں۔ کہ جہاں انصار اللہ ابھی تک قائم نہیں۔ انہیں بذریعہ خط اطلاع دی گئی ہے۔ کہ اگر وہ آئندہ اس سلسلہ کو جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ تو انصار اللہ قائم کر کے مندرجہ ہدایات کے ماتحت نشر و اشاعت کا اہتمام کریں۔ ٹریکٹ ۱۵ مطبع میں بھیجا جا چکا ہے۔ اور جون کا مہینہ بھی ختم ہو رہا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ سکرٹریان تبلیغ مجھے مرسلہ ٹریکٹوں کی اشاعت کے متعلق ماہواری رپورٹ بھیج کر اپنی ضرورت کے مطابق نئے ٹریکٹ طلب کریں گے۔

ٹریکٹ ۱۳ و ٹریکٹ زلزلہ جن جماعتوں کو نہ پہونچے ہوں یا کم پہنچے ہوں۔ وہ بھی اطلاع دیں۔ تاکہ ان کو مزید ٹریکٹ بھیج دئے جائیں۔ ناظر دعوت و تبلیغ

سید عطاء اللہ صاحب کی اپیل کا فیصلہ

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ کی اپیل کا فیصلہ جو مسٹر جی ڈی کھوسلہ سشن جج گورداسپور نے کیا ہے۔ اس کو احراری ٹریکٹ کی صورت میں شائع کر رہے ہیں۔ اگر کسی احمدی کی نظر سے کوئی وہ ٹریکٹ گذرے۔ تو براہ مہربانی دفتر امور عامہ میں بھیج دے۔ ناظر امور عامہ

جماعت احمدیہ آبادان کی قرارداد

بذریعہ ہوائی ڈاک

انجمن احمدیہ آبادان ایران کا غیر معمولی جلسہ ۱۴ جون ۱۹۳۵ء بعد نماز جمعہ زیر صدارت امیر جماعت منعقد کیا گیا۔ جس میں شیخ محمد غوث صاحب نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا۔ جو متفقہ طور پر پاس کیا گیا۔ انجمن احمدیہ آبادان جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کی خدمت میں سر کا خطاب ملنے پر مبارکباد عرض کرتا ہے۔ خاکسار۔ مرزا برکت علی

لجنہ اماء اللہ قادیان کی قرارداد

خدا کے فضل و احسان سے امسال جن محترم بھائیوں کو ملک معظم کی طرف سے خطابات ملے ہیں۔

مختلف مقامات میں احمدیت کی تبلیغ

کپورتھلہ میں مناظرے

قاضی منظور احمد صاحب کپورتھلہ سے لکھتے ہیں۔ ۱۹ جون کی تاریخ یہاں غیر احمدیوں سے مناظرہ کے لئے مقرر ہوئی تھی۔ لیکن انہوں نے ہمیں دھوکہ دینے کے لئے مشہور کردیا۔ کہ ان کے مولوی نہیں آئینگے اس لئے مناظرہ نہ ہوگا۔ اس پر ہم نے اپنے مبلغ نہ منگوائے۔ عین وقت پر ان کے اس دھوکا کا علم ہوا۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے مولوی محمد علی احراری سے میں نے خود تین مناظرے کئے۔ اور اس نے بھرے مجمع میں اقرار کیا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا قرآن کریم میں کوئی ثبوت نہیں ہے

کاٹھ گڑھ میں جلسے

عطاء اللہ خان صاحب لکھتے ہیں ۱۵-۱۶ جون یہاں تبلیغی جلسہ ہوا۔ مولوی محمد سلیم صاحب اور ملک محمد عبداللہ صاحب نے ختم نبوت۔ صداقت حضرت مسیح موعود اور وفات مسیح پر تقریریں کیں۔ حاضرین میں غیر احمدی اور ہندو شامل تھے۔ ۱۶ جون کو ایک تعلیم یافتہ ہندو نوجوان نے خواہش کی کہ تناسخ اور نجات کے موضوع پر تقریر کی جائے جس پر مولوی محمد سلیم صاحب نے عالمانہ تقریر کی۔ آریوں پر اس کا خاص اثر ہوا۔ اور انہوں نے اقرار کیا۔ کہ احمدی علماء کا علمی رنگ میں مقابلہ کرنا کارے دارد ہے۔

معماروں اور مزدوروں کی ضرورت

میں کپاس کا کارخانہ بنوا رہا ہوں اگر مزدور کام کرنے کے لئے آنا چاہیں۔ تو ۸½ آنے روزانہ ملیگا۔ معمار نہایت عمدہ کام کرنے والے کو ۲ روپے روزانہ دیا جائیگا۔ جس نے آنا ہو وہ پہلے خط وکتابت کرے اور ہمارے لکھنے پر آسکتا ہے۔ جو کام اچھا نہ کرے گا۔ اس کو واپس جانا پڑے گا میرا پتہ یہ ہے۔ میاں عبدالرزاق احمدی ڈپٹی سرا سٹیٹ سندھ۔

انڈیا بل کی دفعہ ۲۹۹ کے متعلق آل انڈیا مسلم لیگ کا مطالبہ

دہلی۔ ۲۴ جون۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا ایک خاص اجلاس خان صاحب حاجی رشید احمد صاحب کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں اس امر کے متعلق پریشانی کا اظہار کیا گیا۔ کہ انڈیا بل کی دفعہ ۲۹۹ پر دارالعوام نے ایسی ترمیم پیش کی ہے۔ جو کمیونل ایوارڈ کی موجودہ حالت کو سخت خطرے میں ڈال رہی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی جداگانہ انتخاب کو بھی خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔

بیان کیا گیا۔ کہ ایسی پوزیشن جس سے قانونی مجالس کے فیصلے سے کمیونل ایوارڈ تبدیل ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک قابل قبول نہ ہوگی۔ کیونکہ قانون ساز مجالس میں ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ اس لئے ان مجالس سے ایسی امید رکھنا کہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے کوئی مفید فیصلہ کر سکیں گی۔ بے سود محض ہے۔

اجلاس میں حکومت ہند اور برطانوی حکومت سے استدعا کی گئی۔ کہ دارالامرا میں دفعہ ۲۹۹ پر ایسی ترمیم کردی جائے جس سے مسلمانوں کا خوف وہراس رفع ہو جائے۔ اجلاس میں اس امر کی وضاحت کی گئی کہ اس امر کے فیصلے کے لئے صرف مسلمان ہی اپنے منصف ہو سکتے ہیں۔ کہ کس وقت اور کس طرح کمیونل ایوارڈ میں تبدیلی کی جائے۔ یا کس وقت اور کس طرح جداگانہ انتخابات کو مخلوط انتخاب میں مبدل کردیا جائے۔ ایسے وقت اور ایسی طرز کے فیصلے تک حکومت انگلستان کو چاہیئے کہ اپنے اس فیصلے پر قائم رہے۔ جس کا یہ مطلب تھا۔ کہ ہندوستان کی قوموں کے باہمی فیصلے تک اس کیمونل ایوارڈ میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکے گی۔

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ اس امر کی تاکید کے لئے وائسرائے ہند کی خدمت میں ایک وفد ارسال کیا جائے کانفرنس نے حافظ ہدایت حسین اور مسٹر ایس ایم عبداللہ کو اختیار دیا۔ کہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کونسل کے خاص جلسے کو دہلی میں منعقد کریں۔ کونسل نے سر آغا خاں اور مسٹر جناح سے بھی درخواست کی۔ کہ لنڈن میں کوشش کریں۔ تاکہ دارالامرا میں دفعہ ۲۹۹ پر مسلمانوں کی خواہش کے مطابق ترمیم منظور کی جا سکے۔

نہر گوگیرہ کے ناکہ سے کس قدر نقصان ہوا

اخبار الفضل ۲۲ جون ۱۹۳۵ء میں جو نہر گوگیرہ کے ناکہ کے متعلق خبر درج کی گئی ہے۔ کہ ۱۲ میل تک نہر کا پانی گیا۔ اور کئی آدمی اور مویشی بہہ گئے۔ کئی مکان غرق ہو گئے۔ ایک بیلدار اور جمعدار لاپتہ ہیں۔ یہ خبر غلط ہے۔ صرف پانچ میل تک پانی گیا۔ کوئی مویشی یا آدمی نہیں بہہ گیا۔ اور نہ بیلدار یا جمعدار کوئی لاپتہ ہے۔ نہ کوئی مکان گرا ہے۔ صرف ایک ڈھیر گندم کا اور چند جو سہ کی دھڑیں۔ اور چند گندم کی بھریاں جو کمیوں کی تھیں۔ اور چند کھیت فصل خریف کے جو ابھی کاشت ہوئے تھے کا نقصان ہوا ہے۔

(نامہ نگار)

ایک سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت

تحریک جدید کے ماتحت جو بورڈنگ کھولا گیا ہے۔ اس کے لئے ایک تجربہ کار تربیت اطفال کے متعلق خاص شوق رکھنے والے۔ طبیعت کے حلیم۔ تجربہ کار سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے اگر کوئی احمدی پنشنر اپنے آپ کو ان شرائط میں پورا سمجھے۔ تو وہ خود اور اگر کسی احمدی دوست کو کسی دوست کے متعلق علم ہو تو وہ ان سے درخواست بھجوادیں۔ تمام درخواستیں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بہت جلد پہنچ جانی چاہئیں۔ تاکہ بعد انتخاب ان کو بہت جلد قادیان پہنچنے کے لئے اطلاع دی جا سکے۔

انچارج تحریک جدید۔ قادیان

جماعت احمدیہ مردان کی قراردادیں

۱۔ ہم جملہ ممبران انجمن احمدیہ مردان آنریبل سر چوہدری ظفراللہ خان صاحب ممبر ایگزیکٹو کونسل گورنر جنرل اور آنریبل نواب چوہدری محمد الدین صاحب ریونیو منسٹر ریاست جے پور اور خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب سشن جج فیروزپور اور خان صاحب ملک مولا بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ گجرات کو اعلیٰ خطابات پانے پر تہ دل سے مبارکباد عرض کرتے اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انہیں بیش از بیش دینی و دنیوی ترقیات عطا فرمائے۔

۲۔ ۹ جون ۱۹۳۵ء کو بازار قصہ خوانی میں مجلس احرار کے ایک والنٹیر عبدالعزیز نامی نے جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کے محترم امیر جناب قاضی محمد یوسف صاحب احمدی پر پستول سے جو حملہ کیا۔ جماعت احمدیہ مردان احرار کے اس شرمناک حرکت کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور گورنمنٹ صوبہ سرحد سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس حملہ کی جو حقیقت میں ایک منظم سازش کا نتیجہ ہے۔ سراغ لگائے اور شرکائے سازش کو پابند قانون کرے ورنہ احرار کو روز افزوں شرانگیزی کا فتنہ پردازی کا موقع ملتا رہے گا۔

۳۔ سابقہ تجربہ نے بتایا ہے کہ احرار صوبہ سرحد مذہبی مجالس اور مواعظ کے نام سے مساجد میں احمدیہ جماعت کی واجب الاحترام ہستیوں کے خلاف جھوٹے واقعات بیان کرکے احمدیوں کے خلاف نفرت اور اشتعال پھیلاتے ہیں نیز اخبار احسان و زمیندار لاہور میں جن کی اشاعت صوبہ سرحد میں کثرت سے ہے۔ اشتعال انگیز پراپیگنڈا کرتے ہیں جس کا نتیجہ نہایت خطرناک ثابت ہو رہا ہے۔ لہٰذا ہم گورنمنٹ سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ اس طرف جلد از جلد توجہ مبذول کرے۔

خاکسار۔ خلیل الرحمٰن خان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نینی تال ۲۵ر جون۔ یو۔پی کونسل کے مسلم ارکان نے وزیر ہند کے نام ایک برقیہ ارسال کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ہم انڈیا بل کی ترمیم شدہ دفعہ ۲۹۹ کو جس کے رُو سے طریق انتخاب اور فرقہ دار نیابت متعلقہ جماعتوں سے کوئی مشورہ لئے بغیر تبدیل کی جاسکتی ہے۔ خوف و ہراس کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ فرقہ دار اعلان کی قرار دادوں پر سختی سے قائم رہا جائے۔ اور کوئی ایسی تبدیلی جس کا فرقہ دار نیابت کے تناسب یا طریق انتخاب پر اثر پڑتا ہو۔ مسلمانوں کی مرضی کے خلاف منظور نہ کی جائے۔

امرت سر ۲۴ر جنوری۔ کوئٹہ سے ایک تار موصول ہوا ہے۔ کہ گیانی ارجن سنگھ صاحب جو امرت سر کے رہنے والے ہیں۔ ۱۹ دن کے بعد ملبہ کے نیچے سے زندہ نکالے گئے ہیں۔ آپ نہایت کمزور ہو چکے تھے مگر تا حال زندہ تھے۔

مالیر کوٹلہ ۲۴ر جون۔ مالیر کوٹلہ کالج کے ہندو طلباء نے جو ہڑتال کر رکھی تھی۔ اس کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ وزیر تعلیم نے ہندو سبھا کے لیڈروں کو بلا کر کہا۔ کہ ہڑتالی طلباء کے مطالبات جائز ہیں۔ اور ان کو منظور کیا جاتا ہے۔ اس پر طلباء نے ہڑتال کھول دی۔

جبل پور ۲۴ر جون۔ کل شام یہاں ایسی زبردست آندھی آئی۔ کہ اس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔ آندھی تھمنے پر زبردست بارش شروع ہو گئی۔ بہت سے درخت گر گئے۔ ٹیلیفون اور بجلی کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ تمام سینما بند کر دیئے گئے۔ تمام شہر میں اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔

روم ۲۴ر جون۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر اٹلی پر اس کی نو آبادیوں کے متعلق پالیسی تبدیل کرنے کا زور دیا گیا۔ تو اٹلی لیگ آف نیشنز سے علیحدہ ہو جائے گا۔ نیز اگر لیگ نے اٹلی اور ایبے سینیا کی سرحد کے حالات پر غور کرنے کے لئے ۲۵ر اگست سے پہلے کوئی میٹنگ نہ بلائی تو اٹلی اس میں شرکت نہیں کرے گا۔

لنڈن ۲۵ر جون۔ برطانیہ میں گرم لُو چل رہی ہے۔ گذشتہ شب ایسی گرمی تھی۔ کہ ۱۸۱۸ء کے بعد کبھی اتنی گرمی نہ ہوئی تھی۔ کم سے کم درجۂ حرارت ۶۶ تھا۔ شدتِ گرمی سے کئی اموات واقع ہو گئی ہیں۔

روم ۲۴ر جون۔ ایبے سینیا کے متعلق اٹلی کے رویہ کے متعلق اٹلی کے وزیر خارجہ نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ اٹلی اس وقت تک اپنی نو آبادیوں سے فوج نہیں ہٹا سکتا جب تک اُسے یہ یقین نہ دلایا جائے۔ کہ ایبے سینیا اس کے لئے مستقل خطرہ کا باعث نہ بنا رہے گا۔ اٹلی اور ایبے سینیا کے مابین مصالحت کرانے کے لئے جو کمیشن مقرر کیا گیا ہے۔ اُسے یہ اختیار حاصل نہیں ہے۔ کہ دونوں ممالک کے شدید اختلافات کو دور کر سکے۔

لنڈن ۲۴ر جون۔ جنرل سر آرتھر براؤن کا آج انتقال ہو گیا۔ آپ ۱۹۱۰ء میں لاہور ڈویژن کے کمانڈر رہے۔ آپ کی پیدائش ۱۸۵۱ء کی تھی۔

لنڈن ۲۴ر جون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ انگلستان اور جرمنی کے درمیان بحری معاہدہ کے مسئلہ پر گفت و شنید کامیابی سے ہوتی رہی ہے۔ اور بحری طاقت کو محدود کرنے اور نئے جہازوں وغیرہ کی تعمیر کے پروگرام پر دل کھول کر تبادلہ خیالات کیا گیا ہے۔ جرمنی کے نقطۂ نگاہ اور برطانیہ کی تجاویز کے متعلق ایک مراسلہ تمام متعلقہ طاقتوں کو خفیہ طور پر بھیجا جا رہا ہے۔ ابھی اس تبادلہ خیالات کو ابتدائی سمجھنا چاہئے کیونکہ بین الاقوامی بحری کانفرنس کے قطعی فیصلوں کا انحصار دیگر بحری طاقتوں کے رویہ پر ہے۔

لنڈن ۲۴ر جون۔ ٹائمز کا نامہ نگار مقیم طہران لکھتا ہے۔ کہ اس دفعہ ایرانی پارلیمنٹ کا افتتاح کرنے کے لئے جب رضا شاہ پہلوی شاہ ایران آئے۔ تو ارکان حکومت نے ننگے سر آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ مجھے خوشی ہے۔ کہ ۸ر جولائی کے بعد تمام افسر پہلوی ٹوپی ترک کر دیں گے۔ اور یورپین ٹوپی پہنا کریں گے۔ اور ٹوپی اتار کر سلام کرنے کا طریق بھی رائج ہو جائے گا۔

مسلم کانفرنس کے صدر مولانا شفیع داؤدی ایم۔ ایل۔ اے اور نائب صدر سیٹھ عبداللہ ہارون نے اعلان کیا ہے کہ سر سیموئل ہور کے ایماء پر انڈیا بل میں جو ترمیم کی گئی ہے۔ کہ سنٹرل یا پراونشل لیجسلیچر کے ریزولیوشن سے کمیونل ایوارڈ میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ یہ ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے قابلِ قبول نہیں اور اس لئے ۵ر جولائی کو سارے ملک میں اس کے خلاف احتجاجی جلسے کئے جائیں۔

کلکتہ ۲۴ر جون۔ مسلم چیمبر آف کامرس نے حکومت ہند کے کامرس ڈیپارٹمنٹ کو ایک چٹھی لکھی ہے۔ کہ ٹرکی کے ساتھ ہندوستان کا تجارتی معاہدہ گذشتہ فروری سے ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کی تجدید کی جانی چاہئے۔ ورنہ ہندوستان کی تجارت برآمد کو سخت نقصان پہونچے گا۔

نینی تال ۲۵ر جون۔ آج صبح یو۔پی کونسل میں ایک ضمنی مطالبہ پر بحث کے دوران میں ایک ممبر نے صدر سے دریافت کیا۔ کہ ایک دوسرے ممبر کو تقریر کرنے کے لئے مجھ پر ترجیح کیوں دی گئی ہے۔ صدر نے ان الفاظ کو اپنی توہین خیال کیا اور ممبر سے ان کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ ممبر کو واپسی میں تامل تھا۔ لیکن ہاؤس کی طرف سے واپسی پر زور دیا گیا۔ اور آخر یہ الفاظ واپس لے لئے گئے۔ صدر نے کہا۔ کہ گذشتہ دس سال میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ ان پر اس قسم کی نکتہ چینی کی گئی۔

میڈرڈ ۲۴ر جون۔ گذشتہ ہسپانوی خانہ جنگی کے ایام میں لئے لونیا کے علاقہ میں ایک وسیع جمہوری سلطنت قائم کر لی گئی تھی۔ آج ہسپانوی ٹریبونل نے اس کے صدر اور چھ ممبروں کو تیس تیس سال قید کی سزا کا حکم دیا ہے۔ مذکورہ جمہوریت کا بانی یہی شخص تھا۔ جسے صدر بنا لیا گیا۔

مجلس احرار نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس کی دو رسید بکیں گم ہیں۔ اور ان کے ذریعہ گم شدہ رقوم دفتر میں داخل نہیں کی گئیں۔ جو ثبوت ہے اس امر کا کہ جو لوگ ان لوگوں کو چندہ دیتے ہیں۔ وہ اپنے اموال کس قدر امین ہاتھوں تک پہونچاتے ہیں۔

وارسا ۲۳ر جون۔ طلباء کی ایک تفریحی پارٹی کو بم کا خول پڑا ہوا ملا۔ طلباء نے نافہمی سے اُسے اپنے کیمپ میں لیجا کر رکھ دیا۔ جس سے وہ پھٹا اور پھٹنے سے ۱۴ طلباء ہلاک اور ۱۴ ہی مجروح ہو گئے۔

موگہ ۲۴ر جون۔ تحصیل زیرہ کے ایک گاؤں سے ایک مسلمان کے قتل کی خبر موصول ہوئی ہے۔ یہ شخص مقامی مسجد کی مرمت کر رہا تھا۔ کہ سکھوں نے اسے سخت زدوکوب کیا۔ اسے ہسپتال پہونچایا گیا۔ جہاں اس کی موت واقع ہو گئی۔ اس نے بیان دیا ہے کہ میں چونکہ گاؤں میں اذان دیا کرتا تھا۔ اور اس پر مصر تھا۔ اس لئے سکھوں نے مجھے مارا ہے۔

ہانگ کانگ ۲۴ر جون۔ چینی امیر البحر نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ یہ قطعاً غلط ہے۔ کہ چینی جنگی جہازوں کی ہانگ کانگ میں آمد کسی سیاسی غرض کے ماتحت ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ انتظامات مکمل ہونے پر یہ جہاز ناکین چلے جائیں گے۔

جوہنسبرگ (بذریعہ ڈاک) گذشتہ دو سال کے عرصہ میں ٹرانسوال میں ہندوستانیوں کو نقصان پہنچانے کی تحریک نسبتاً ٹھنڈی پڑ گئی تھی۔ مگر اب دوبارہ زور پکڑ رہی ہے میونسپل کمیٹیوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایشیائی تاجروں کے لائسنس بند کر دیئے جائیں۔ ہندوستانی تاجروں کا بائیکاٹ کیا جا رہا ہے اس وجہ سے کئی کمپنیاں بند ہو گئی ہیں۔ سفید فام لڑکیوں نے ایشیائی تاجروں کی ملازمتیں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی